سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

سوموار،22-اکتوبر2018

(یوم الاثنین،12-صفرالمظفر1440ھ)

سترہویں اسمبلی: تیسرا اجلاس

جلد 3 : شمارہ: 3

71

جناب قائم مقام سپیکر کا بطور ڈپٹی سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(13)/2018/1865. Dated: 19th October, 2018. On resumption of office as such by **Mr Parvez Elahi, Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Deputy Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, ceases to act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect.

MUHAMMAD KHAN BHATTI
Secretary

73

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22-اکتوبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث"

75

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

سوموار، 22-اکتوبر 2018

(یوم الاثنین، 12-صفر المظفر 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا
فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

سورة الشّمس آیات 9 تا 15

کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا (9) اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا (10) (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (پیغمبر کو) جھٹلایا (11) جب ان میں سے ایک نہایت بدبخت اٹھا (12) تو اللہ کے پیغمبر (صالح) نے ان سے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے عذر کرو (13) مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو اللہ نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا (14) اور اس کو ان کے بدلہ لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں (15)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہیں اس کو نواز دیں یہ درِ حبیبؐ کی بات ہے
جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے
وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ مگر خدا سے جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر وہ ہیں کیا نہیں یہ محب و حبیبؐ کی بات ہے
میں بُروں سے لاکھ بُرا سہی مگر ان سے ہے میرا واسطہ
میری لاج رکھ لے میرے خدا یہ تیرے حبیبؐ کی بات ہے

حلف

نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جو نومنتخب ممبران اسمبلی ایوان میں موجود ہیں پہلے ان کا حلف ہو گا۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ حلف لینے کے لئے اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں اور حلف لینے کے بعد حلف رجسٹر پر دستخط بھی کریں گے۔

(اس مرحلہ پر درج ذیل تین نومنتخب ممبران نے حلف لیا اور
حلف رجسٹر پر اپنے اپنے دستخط ثبت کئے)

1۔ چودھری بلال اصغر پی پی۔118
2۔ جناب قاسم عباس خان پی پی۔222
3۔ جناب فواز احمد پی پی۔261

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب ساجد احمد خان اور دیگر معزز ممبران کی جانب سے آئی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف کی جانب سے جناب سپیکر کے خلاف نازیبا الفاظ

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں جتنی بھی کارروائی ہوتی ہے وہ سب آئین اور رولز آف پروسیجر کے تابع ہوتی ہے۔ رولز آف پروسیجر کے قاعدہ 223، 224 اور دیگر قواعد کے تحت اسمبلی کی کارروائی کو منظم طریقے سے چلانا جناب سپیکر کی ذمہ داری ہے اور اگر کوئی معزز ممبر جناب سپیکر کی ہدایت کے باوجود بار بار رولز کی violation کرتا ہے تو پھر جناب سپیکر رولز آف پروسیجر کے قاعدہ 210 کے تحت مذکورہ ممبر کے خلاف آرڈر پاس کر سکتے ہیں اور پھر ان احکامات پر عملدرآمد لازمی ہوتا ہے۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل 69 میں اسمبلی کی کارروائی کو قانونی تحفظ دیا گیا ہے کہ اس کو کسی بھی فورم حتیٰ کہ عدالت میں بھی چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر! پارلیمان میں احتجاج ہوتے رہتے ہیں لیکن جو کچھ پنجاب اسمبلی کے اجلاس مورخہ 16-اکتوبر 2018 کو ایوان میں اپوزیشن کی طرف سے جو ماحول پیدا کیا گیا اس کی مثال دنیا کی پارلیمانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس پر جناب سپیکر نے اپنا آئینی اختیار استعمال کرتے ہوئے چھ ممبران کو اجلاس سے معطل کیا۔ پوری دنیا کی پارلیمان میں سپیکر کا ایک مقام ہے اس کی ایک عزت ہے اور وہ کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں۔ آئین پاکستان اور رولز آف پروسیجر میں ان کے بارے میں بڑا واضح طور پر موجود ہے لیکن قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے جناب سپیکر کے اس اقدام کو انتہائی اوچھے انداز میں چیلنج کیا اور ان کی ذات پر کیچڑ اچھالا ہے اور ان پر ذاتی مخاصمت کی بناء پر بے بنیاد اور بے ہودہ الزامات لگائے ہیں کیا کسی کو زیب دیتا ہے کہ وہ جناب سپیکر کے بارے میں جعلی سپیکر اور تھانیدار جیسے الفاظ استعمال کرے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کی پارلیمان میں سپیکر کی رولنگز اور احکامات کو کہیں بھی چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر پنجاب اسمبلی عوامی نمائندوں کے ووٹ کی اکثریت سے منتخب ہوئے ہیں۔ ان کی عزت، احترام اور ان کے احکامات پر عملدرآمد تمام ممبران اسمبلی پر فرض ہے لیکن قائد حزب اختلاف کی جناب سپیکر کے بارے میں ایسی گھٹیا اور بازاری زبان استعمال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تربیت میں کہیں کمی رہ گئی ہے ورنہ وہ جس عہدے پر براجمان ہیں وہ جناب سپیکر کے بارے میں ایسی زبان استعمال کرنے سے پہلے ہزار بار سوچتے۔ اپوزیشن کا نعرہ ہے کہ ووٹ کو عزت دو لیکن پنجاب اسمبلی کے سپیکر بھی تو پنجاب کے منتخب نمائندگان کی اکثریت کے ووٹ سے منتخب ہوئے ہیں یہاں اپوزیشن کا ووٹ کو عزت دو کا نعرہ کہاں گیا؟ جناب سپیکر کے بارے میں قائد حزب اختلاف نے جو گھٹیا زبان استعمال کی ہے اس سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اپنی تحریک استحقاق کے حق میں شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ گزارش ہے کہ اس وقت پریس گیلری کے ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں اس لئے جناب سے میری استدعا

ہو گی کہ یہاں پر وزیر اطلاعات موجود ہیں ان کے ساتھ کچھ اور وزراء کو بھیج کر انہیں واپس لایا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، چوہان صاحب! آپ صحافی بھائیوں کو لے کر آئیں اور جو ان کا issue ہے آپ اسے بھی highlight کریں۔ ساجد احمد خان صاحب! پہلے پریس والے واپس آ جائیں تب آپ اپنی شارٹ سٹیٹمنٹ دینا۔

(اس مرحلہ پر وزیر اطلاعات صحافیوں کو لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: ایک اور منسٹر صاحب بھی چوہان صاحب کے ساتھ چلے جائیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سابق سینیٹر جناب نہال ہاشمی کی جانب سے افواج پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! چند دن پہلے مسلم لیگ (ن) کے سابق سینیٹر اور ان کے spokesperson جناب نہال ہاشمی سزا یافتہ نے ہماری افواج پاکستان کے بارے میں کچھ ہرزہ سرائی کی اور تقریباً تمام ٹیلیویژن چینلز نے اسے coverage دی تھی۔ مسلم لیگ (ن) کا یہی وتیرا رہا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ نہال ہاشمی کے الفاظ سے لوگوں کو بہت زیادہ دُکھ پہنچا ہے۔ اس ہاؤس کے معزز ممبران کو منتخب کرنے والے صوبہ پنجاب اور پاکستان کے عوام میں اس کی وجہ سے بہت بے قراری پائی جاتی ہے۔ نہال ہاشمی نے کہا کہ آٹھ لاکھ افواج ایک انچ پر بھی قبضہ نہیں کر سکی۔ پاکستان کی افواج کا مقصد اپنے علاقے کی حفاظت کرنا ہے یعنی کسی کو اپنے علاقے پر قبضہ نہ کرنے دینا۔ افواج پاکستان کو یہ credit جاتا ہے کہ اس نے آج تک ہماری ایک انچ زمین پر قبضہ نہیں ہونے دیا۔

جناب سپیکر! میرے حزب اختلاف کے ساتھی آدھا بھرا ہوا گلاس دیکھتے ہیں جبکہ وہ آدھا خالی گلاس نہیں دیکھتے۔ فاٹا اور وزیرستان میں دہشت گردوں کی پناہ گاہیں افواج پاکستان نے ختم کی ہیں۔ ان علاقوں میں امریکہ اور افغان supported دہشت گرد اسلحہ سمیت موجود تھے۔ کیا یہ علاقے پاکستان کی افواج نے خالی نہیں کروائے؟ سیاچین میں below so many freezing points temperature پر افواج پاکستان نے دشمن کو آج تک ایک انچ پر قبضہ نہیں کرنے دیا تو کیا اس کا credit افواج پاکستان کو نہیں جاتا؟ یقیناً اس کا credit افواج پاکستان کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ ہم اس حوالے سے مذمتی قرارداد لا رہے ہیں۔ وقت گزرتا جا رہا ہے اور اس وقت وزیر قانون ایوان میں تشریف فرما ہیں لہٰذا میں زبانی طور پر درخواست کروں گا کہ اگر وہ متفق ہوں تو ہم اسی وقت مذمتی قرارداد پیش کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اس وقت میڈیا نے بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ پہلے میڈیا کو آنے دیں اور دوسرا آپ مروجہ طریق کار کے مطابق اس قرارداد کو لکھ کر دے دیں اور کل ہم انشاء اللہ تعالیٰ قواعد و ضوابط معطل کر کے بحث کے دوران ہی اس قرارداد کو take up کر لیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ساجد احمد خان صاحب! اگر آپ اپنی تحریک استحقاق کے حوالے سے short statement دینا چاہتے ہیں تو دے دیں۔

تحاریک استحقاق

(---جاری)

قائد حزب اختلاف کی جانب سے جناب سپیکر کے خلاف نازیبا الفاظ

(---جاری)

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف کی قیادت میں معزز ممبران حزب اختلاف نے 16-اکتوبر 2018 کے اجلاس کے دن ایوان میں جو ہلڑ بازی کی اس کی مثال پاکستان کی جمہوری تاریخ میں نہیں ملتی۔ شریف برادران کا روّیہ ہمیشہ غیر جمہوری رہا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ

قائد حزب اختلاف نے بھی اپنے بزرگوں سے تربیت حاصل کی ہے۔"ووٹ کو عزت دو" کہنے والوں نے یہاں ایوان میں ووٹ کی عزت کو پامال کیا۔ان کے اس طرز عمل سے واضح ہوتا ہے کہ وہ ووٹ کو عزت نہیں دیتے۔

جناب سپیکر!آپ جس کرسی پر اس وقت تشریف فرما ہیں وہ آپ کو ووٹ کے ذریعے ملی ہے۔پوری دنیا نے معزز ممبران حزب اختلاف کا یہ تماشا دیکھا اور ان کا یہ تماشا کیمرے میں بھی محفوظ ہے۔قائد حزب اختلاف جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اس سارے واقعے کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں تاہم معزز ممبران اسمبلی اور قائد حزب اختلاف سب کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ کا بطور سپیکر احترام کریں۔اسمبلی میں بات کرنے کا ایک decorum ہوتا ہے۔تمام معزز ممبران اور قائد حزب اختلاف پر لازم ہے کہ وہ اس decorum کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

جناب سپیکر!میں درخواست کرتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کی قیادت میں جن معزز ممبران نے یہاں ایوان میں ہلڑ بازی اور غنڈہ گردی کی تھی ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔قائد حزب اختلاف کی سوچ بچگانہ ہے لہٰذا ان کی تربیت کا بندوبست کیا جائے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ اس تحریک استحقاق میں کچھ اور معزز ممبران نے بھی دستخط فرمائے ہوئے ہیں لہٰذا پہلے وہ بھی بات کر لیں اس کے بعد میں اپنا مؤقف پیش کر دوں گا۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر!میں بھی یہ تحریک استحقاق پیش کرنے والوں میں شامل ہوں لہٰذا مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،آپ بات کر لیں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر!کاش!اس وقت قائد حزب اختلاف اور ان کی ٹیم یہاں ایوان میں موجود ہوتی۔پنجاب کے اس مقدس ایوان کا تقدس حزب اختلاف کے معزز ممبران نے آپ کی موجودگی میں پچھلے دنوں پامال کیا اور اسی حوالے سے ہم نے یہ تحریک استحقاق جمع کروائی ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر جناب ساجد احمد خان کی بات کو second کرتا ہوں۔ اگر میں 2008-13 and 2013-18 کی پچھلی دونوں terms کی بات کروں تو میری نظر سے ایسا واقعہ نہیں گزرا کہ اس مقدس ایوان کے اندر صرف شور شرابا ہی نہیں، گتھم گتھا ہونا، معزز ممبران کے ساتھ ہاتھا پائی، اسمبلی سیکرٹریٹ ملازمین کے ساتھ جھگڑا اور ایوان کے اندر توڑ پھوڑ اس پنجاب اسمبلی کی روایت کبھی نہیں رہی اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ بہت کم ہو گی۔

جناب سپیکر! اسمبلی کا ایک decorum ہوتا ہے، معزز سپیکر Custodian of the House ہوتے ہیں اُن کے بارے میں انہوں نے اسمبلی کے اندر اور باہر جس قسم کی گفتگو کی، میرے خیال میں جمہوری روایات اس کی کبھی بھی اجازت نہیں دیتیں۔ میں اگر ایک political worker کے حوالے سے اپنی بات کروں تو پاکستان مسلم لیگ (ن) کبھی سیاسی جماعت رہی ہے، نہ یہ سیاسی جماعت ہے۔ ان کو سیاسی روّیے بدلنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر مختصر عرض کرتا ہوں کہ پچھلے دنوں معزز وزیر قانون نے ایک بات کی جس کو میں second کرتے ہوئے کہوں گا کہ اُس دن کے واقعہ میں اس مقدس ایوان کے اندر جو توڑ پھوڑ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میری یہ استدعا ہو گی بلکہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران میری اس بات کو second کریں گے کہ اس مقدس ایوان کے اندر جو توڑ پھوڑ ہوئی اور اس کی دوبارہ مرمت کروائی گئی اُس کا جتنا بھی خرچہ ہوا ہے وہ معطل ممبران کی تنخواہوں سے کاٹ کر قومی خزانے میں جمع کرائیں۔ بہت شکریہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ کسی معزز ممبر کی individual تحریک استحقاق نہیں ہے یہ تحریک استحقاق اس ہاؤس کے تقدس کے حوالے سے ہے اور یہ تحریک استحقاق جن کے خلاف ہے وہ بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں اور اس وقت میڈیا کے دوست بھی بائیکاٹ پر ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کے حوالے سے جتنی speeches ہو رہی ہیں یہ میڈیا میں جانی چاہئیں تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ یہاں پر بیٹھنے والے معزز ممبران کو اس بات کا احساس ہے کہ اگر یہاں پر

کوئی ہلڑ بازی کرے تو وہ اس کو condemn بھی کرتے ہیں اور اس کو بُرا فعل بھی سمجھتے ہیں کیونکہ اس سے اس مقدس ہاؤس کا اور اس مقدس ہاؤس میں بیٹھنے والے معزز ممبران کا image collectively خراب ہوا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو ممبران یہاں پر the best behave کرتے ہیں اور جمہوری اقدار کی پاسداری کرتے ہیں جب اُن کی بات ہو تو وہ پورے میڈیا کے ذریعے عوام میں جانی چاہئے۔ آپ بھی اس ہاؤس کے بڑے عرصے سے ممبر ہیں یہاں پر احتجاج ہوتا ہے، ہلڑ بازی بھی ہوتی ہے لیکن میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ معزز ایوان کے فرنیچر کو اُلٹ پُلٹ کیا جائے۔ ہاؤس میں معزز ممبران آپس میں لڑ بھی پڑتے ہیں لیکن اس ہاؤس کی تمام چیزوں کا تقدس ہر بندے پر لازم ہے چاہے اُس کا تعلق حزب اختلاف یا حزب اقتدار سے ہے۔

جناب سپیکر! یہ پہلا واقعہ ہے کہ اس ہاؤس کی اقدار کو پامال کیا گیا، اس ہاؤس میں موجودہ اسمبلی افسران اور ملازمین جو یہاں پر ہماری خدمت کرتے ہیں اُن کے ساتھ لڑائی جھگڑا کیا گیا تو میری یہ گزارش ہے کہ اتنی اہمیت کی حامل تحریک استحقاق کو اسی اہمیت سے deal کیا جائے جس طرح اس کی ایک اہمیت ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوتی کہ اس تحریک استحقاق پر بحث کے دوران حزب اختلاف یہاں موجود ہوتی۔

جناب سپیکر! تمام کابینہ کے ممبران، دوسرے حکومتی عہدیداران کے بھی یہی جذبات ہوں گے لیکن ہم سب ممبران کے یہ جذبات ہیں کہ یہاں پر اسی طرح کی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: خان صاحب! آپ سب ممبران اس بات کا یقین رکھیں کہ یہ ساری باتیں میڈیا میں جائیں گی۔ جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! لاکھوں، کروڑوں، اربوں دُرود و سلام اُس ذات پاک پر جس کے صدقے میں اللہ پاک نے کائنات خلق کی۔ اُن کی پاک اہل بیعت پر، اُن کے پاک اصحاب پر اور اُن کی پاک ازواج پر بھی لاکھوں دُرود و سلام۔

جناب سپیکر! ہم لوگ یہاں پر ساڑھے دس کروڑ عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ہم لوگوں کو examples set کرنے ہیں۔ صوبہ پنجاب پاکستان کا ایک حصہ ہے لیکن صوبہ پنجاب کئی دفعہ پاکستان سے بڑھ کر کام کرتا ہے۔ صوبہ پنجاب کی اتنی بڑی آبادی ہے کہ پاکستان کے باقی صوبے ہمیں follow کرتے ہیں لیکن اس واقعہ کے دوران ہم لوگوں نے جس قسم کی example set کی

ہے اور یہ صرف اُس دن کی بات نہیں ہے اس اسمبلی کے پہلے اجلاس کے پہلے دن سے اس ایوان میں حزب اختلاف کی طرف سے جو کچھ کیا جارہا ہے یہ ایک shameful act ہے۔ یہ وہ act ہے جو دکھارہا ہے کہ ہم ہارے ہوئے ہیں اور ہم اپنی ساری کرپشن کو کُھلنے دیں گے، نہ اُس کے facts and figures کو سامنے آنے دیں گے اور آج تک ہم نے صوبہ پنجاب کے ساتھ جو کوئی زیادتی کی ہے، جو لوٹ کھسُوٹ کی ہے ہم اُس کو عوام کے سامنے آنے ہی نہیں دیں گے۔ باہر سے قرضے لے کر projects لگائے گئے اور پھر اُنہی projects کو subsidize کیا۔یہاں پر جب subsidy کے اوپر بات ہوئی تو ان لوگوں نے باہر جا کر پھر شور مچایا یعنی یہ لوگ اپنی کمزوریوں کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! تمام وزراء کرام سے میری یہ درخواست ہے کہ اپنے اپنے محکمہ جات کے اندر سے ان کی کرپشن میڈیا اور عوام کے سامنے لائیں کیونکہ ان کی کرپشن سے میڈیا اور عوام جتنا آگاہ ہوں گے ہم لوگوں پر ان کا pressure کم ہوگا۔ ہمیں pro-active سانس لینا چاہئے، ہمیں ان کے سامنے آنا چاہئے اور ہمیں اپنی responsibilities کو face کرنا چاہئے کیونکہ ہماری خاموشی gap create کر رہی ہے جس کی وجہ سے انہیں باتیں کرنے کی space مل رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر آپ کا مقام custodian of the House کا ہے۔ یہ صرف ہماری ذمہ داری نہیں ہے بلکہ حزب اختلاف کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ کی عزت کی جائے۔ حزب اختلاف کی طرف سے آپ کی ذات کے بارے میں جس قسم کی گندی زبان استعمال کی گئی ہے اور اُن کی طرف سے اُس دن اس ہاؤس میں جو بد تمیزی کی گئی ایسا تو کچی کے بچے بھی نہیں کرتے۔ میں نے یہ term جان بُوجھ کر استعمال کی ہے کہ ان لوگوں کے لئے اس سے بہتر terminology مل ہی نہیں سکتی۔ ان لوگوں نے صرف اور صرف اپنی ذات کو پاکستان سے آگے رکھا اور ایک فردِ واحد کی خاطر یہ لوگ پوری قوم کو قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر! میں اس تحریک استحقاق کو second کرتا ہوں اور میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی اُس دن کی بات کو بھی support کرتا ہوں کہ یہاں پر جو بھی damages ہوئے ہیں جو ممبران ان damages میں involve تھے اُن سے یہ پیسے لئے جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد اختر!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! شکریہ۔ اُس دن جو واقعہ ہوا وہ کوئی معمولی نوعیت کا واقعہ نہیں تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کے ذہن میں شاید یہ بات تھی کہ ان بنچوں نے میاں شہباز شریف کو پکڑوایا ہے اس لئے وہ ان بنچوں کو اُلٹا کرنے میں لگے ہوئے تھے اور ہاؤس میں جو افسران بیٹھے ہوئے تھے اُن کے ساتھ بد تمیزی بھی کر رہے تھے۔ سب سے بڑھ کر یہ بات کہ Custodian of the House کے خلاف اس طرح کی زبان استعمال کرنا نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ قابل کارروائی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر میاں شہباز شریف کو پکڑا گیا ہے تو اس پر مقدمہ آپ نے کروایا ہے، اس ہاؤس نے، ان میزوں نے کروایا ہے اور نہ ہی اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے سٹاف نے کروایا ہے۔ ان پر مقدمہ ہوا ہے تو ان کے اپنے اعمال ناموں پر ہوا ہے۔ یہ مقدمے ہماری گورنمنٹ نے کروائے ہیں اور نہ ہمارے قائد جناب عمران خان نے کروائے ہیں۔ ان لوگوں کو یہ سمجھ کیوں نہیں آ رہی کہ جب اس ہاؤس کا قصور نہیں ہے لیکن ان کی کرپشن ان کے اپنے سامنے آ رہی ہے تو پھر اس ہاؤس کا decorum تباہ کرنے کا ان کو اختیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اس تحریک استحقاق کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ جو damages ہیں ان پر ڈالے جائیں تاکہ آئندہ کے لئے اس ہاؤس کا decorum اس طرح تباہ و برباد نہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ جس طرح انہوں نے ہمارے ایک معزز ممبر کو گالیاں دیں اور ان کے کپڑے پھاڑے تھے شاید یہ چیزیں میڈیا بھی نہ دکھائے ہم تو بتاتے ہوئے بھی شرم سے ڈوب جاتے ہیں کہ اس طرح کے ممبران اس ہاؤس میں آئے ہیں کہ جنہیں کسی کی عزت کا احترام ہے، کسی کے کپڑوں کا لحاظ ہے اور نہ اس decorum کا لحاظ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کس مقام پر پہنچایا ہے۔ وہ صرف ایک ذات کے لئے پورے ملک کا نظام تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اس بندے کے لئے لگے ہوئے ہیں جس نے اس ملک کو تباہ کیا ہے۔ آج جس منسٹری اور محکمے کو ہاتھ ڈالا جائے وہاں سے اربوں کی کرپشن کی آوازیں آتی ہیں۔ آپ کسی چیز کو اٹھائیں تو پتا چلتا ہے کہ اس کا بھی بیڑا غرق کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر! نہ صرف ان کے خلاف کارروائی کی جائے بلکہ اس ہاؤس کی طرف سے جو کرپشن کے ان پر الزامات ہیں ان پر بھی اس ہاؤس کا خصوصی کمیشن بننا چاہئے تاکہ ان کی جو چیزیں ہیں وہ ہم عوام کو بتا سکیں کہ یہ نام نہاد لیڈر اس ملک اور صوبے کے خیر خواہ بنتے ہیں جبکہ ان کے اپنے اعمال نامے یہ ہیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور اس تحریک

استحقاق کو second کرتا ہوں کہ اس کو seriously لیا جائے تاکہ دوبارہ اس طرح کے واقعات رونما نہ ہوں۔ مہربانی

جناب سپیکر: آپ کا شکریہ۔ ڈاکٹر سید خاور علی شاہ!

سید خاور علی شاہ: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی۔ جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کا 1977 سے ممبر آ رہا ہوں۔ میں اس ہاؤس میں چھٹی دفعہ ممبر بن کر آیا ہوں۔ میں نے آج تک اتنی بد تمیزی یا غنڈہ گردی کسی ہاؤس میں نہیں دیکھی۔ میں نے آپ کو 1996 سے 1999 تک اس ہاؤس میں Speakership کرتے دیکھا ہے۔ آپ ایک شریف النفس سپیکر ہیں کیونکہ آپ کا خاندان ایسا ہے کہ آپ ہر آدمی کو عزت دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پہلے دن بھی حیران تھا کہ انہوں نے سپیکر کے الیکشن کے بعد جو بد تمیزی کی اور جو کچھ انہوں نے کیا اگر اس دن اس بات کا نوٹس لے لیا جاتا تو زیادہ بہتر تھا۔ اس کے بعد انہوں نے تین گھنٹے انتظار کروایا لیکن آپ نے مہربانی کی اور انہیں ہاؤس میں واپس لائے۔ یہ ہر چیز ریکارڈ میں آتی ہے لیکن انہوں نے tradition تباہ کر دی ہے۔ یہ tradition ہے کہ وزیر خزانہ کے بجٹ پیش کرنے کے بعد اپوزیشن لیڈر opening speech کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں 1977 میں ممبر تھا اور چودھری انور بھنڈر سپیکر تھے تو یہ ہوا کہ وزیر خزانہ نے بجٹ پیش کیا اور اس وقت کے اپوزیشن لیڈر گھبرا گئے کہ ہم oppose کیوں کریں تو مجھے اس debate کو open کرنا پڑا۔ یہ traditions ختم نہیں ہونی چاہئیں۔ یہ ہاؤس ان traditions کے ساتھ چلتا ہے۔ ہم پارلیمنٹ کو follow کر رہے ہیں اس میں کوئی written آئین نہیں ہے۔ British Parliament ہمیشہ traditions کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ اگر ہم traditions کے ساتھ چلیں گے تو ہم جمہوریت کو follow کریں گے۔ ہم نے ایک نئی tradition قائم کر دی ہے۔ یہ ہر وقت چاہتے ہیں کہ پچھلی دفعہ سے بڑھ کر کچھ کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ اس میں تحریک استحقاق کے ساتھ آپ آئندہ کے لئے بھی اس بات کا احاطہ کریں کہ یہ اپنی نشست سے بات کریں اور اپنی باری پر بات کریں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر اس وقت لیا جاتا ہے جب ہاؤس میں کوئی چیز یا بات خلاف قاعدہ ہو۔ یہاں پر جو کوئی بات کرنا چاہتا ہے وہ کہتا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ ابھی بیٹھتے بھی نہیں تو یہ پوائنٹ آف آرڈر شروع کر دیتے ہیں۔ اگر آپ نے صریحاً ایسی غلطی کی ہے تو پھر پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے لیکن یہاں پر جس جس کا دل کرتا ہے وہ کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر کہہ دیتا ہے۔ اس حوالے سے بھی آپ rules کو دیکھیں کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ جس کا دل کرے وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہو کر بولے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس طرح تائید کرتا ہوں کہ اس معاملے کو انجام تک پہنچایا جائے کیونکہ جب یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے پاس جائے گا تو اس کے بعد بھی اسی ہاؤس نے اس کو پاس کرنا ہے۔ یہاں جب استحقاق کمیٹی کی findings آئیں گی تو پھر اس ہاؤس نے اس کو second کرنا ہے اس کے بعد وہ لاگو ہوں گی۔ میں آپ کا بڑا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب عمر تنویر!

جناب عمر تنویر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میرا ان ممبران میں شمار ہوتا ہے جو اس دن (ن) لیگ کے ممبران کی درندگی کی وجہ سے باقاعدہ زخمی ہوئے۔ وہ لوگ جو ہمارے دوست اور اس ہاؤس کے معزز ممبران ہیں لیکن شاید پچھلے تیس پینتیس سال گزرنے کے بعد ان کو یہ اندازہ ہی نہیں تھا کہ اپوزیشن کیسے کی جاتی ہے۔ ہمارا قصور صرف اتنا تھا کہ ہم آگے کھڑے ہو کر ان سے یہ درخواست کر رہے تھے کہ آپ یہاں سے آگے نہ بڑھیں۔ اس کے علاوہ جو سپیکر جو Custodian of the House ہیں اور معزز وزیر خزانہ جو بجٹ تقریر کر رہے ہیں ان کے کام میں رکاوٹ پیش نہ کی جائے لیکن unfortunately ایسا نہیں ہوا۔ ہم نے ان کو روکنے کی بھرپور کوشش کی لیکن انہوں نے رکنے کی بجائے ہم پر حملہ کیا اور یہاں پر جو ہلڑ بازی اور بدتمیزی کی گئی میرے خیال میں اس سے پہلے پنجاب اسمبلی میں ایسی مثال نہیں ملتی۔ میں چونکہ پہلی مرتبہ اس ایوان کا ممبر بنا ہوں میں یہ بالکل expect نہیں کرتا تھا کہ یہاں پر مجھے اس طرح کی چیزیں دیکھنے کو ملیں گی لیکن بدقسمتی سے (ن) لیگ کے ممبران کی طرف سے ہمیں یہ بھی دیکھنے کو ملا ہے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس تحریک استحقاق کی تائید کرتا ہوں اور یہ مطالبہ بھی کرتا ہوں کہ اس ویڈیو کو نکال کر ان لوگوں کو تلاش کریں جنہوں نے ہلڑ بازی شروع کی پھر ان کو اس ہاؤس کی طرف سے condemn کیا جائے اور اس پر انہیں punish بھی کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے جو نقصان اس اسمبلی کو پہنچایا ہے اس کو بھی پورا کیا جائے۔ میں اس کی بھرپور تائید کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں ایک چھوٹی سی درخواست یہ بھی کروں گا کہ جس طرح آج سے پہلے اپوزیشن کے ممبران کسی بھی چیز پر احتجاج کر کے باہر جایا کرتے تھے تو ان کو منایا جاتا تھا اور ان کو واپس لایا جاتا تھا۔ اسی طرح ایک وفد تشکیل دیا جائے جو ہمارے یہ مطالبات ان کے سامنے رکھے اور ان کو منا کر واپس لایا جائے تاکہ وہ اپنا مثبت کردار اس اسمبلی میں ادا کرتے رہیں۔ ہم یہ چاہیں گے کہ وہ ان بنچوں پر ضرور بیٹھیں، اپنا مؤقف ضرور پیش کریں لیکن اس کے ساتھ ساتھ تمیز کے دائرے میں بھی رہنا سیکھیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے اور میں اس تحریک استحقاق کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ سبین گل خان!

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ 16-اکتوبر 2018 کو یہاں پر جو ہلڑ بازی اور توڑ پھوڑ ہوئی اور یہاں پر جو دھجیاں اڑائی گئیں ہم اس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ ہم اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ جو لوگ اس میں شامل تھے آپ ان کو سخت سے سخت سزا دیں۔ میرے علم کے مطابق پاکستان کی تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا جو کہ طریقہ انہوں نے ایوان میں اپنایا۔ اس سے پہلے جن جن ممبران نے تاریخ میں اس طرح کا کوئی بھی act کیا اس کو سزا دی گئی ہے۔ چھ ممبران کے ایوان میں آنے پر جو restriction آپ نے لگائی ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ اس ایوان میں جتنی بھی خواتین بیٹھی ہوئی ہیں ان کے behalf پر میں اپوزیشن کے اس روّیے کو condemn کرتی ہوں۔ ہم اس تحریک استحقاق کے حق میں ہیں تاکہ اپوزیشن کو ایک strong message جائے کہ 16-اکتوبر 2018 کو جو انہوں نے act کیا ہے اگر یہ repeat ہوا تو اس سے بھی زیادہ سخت سزا دی جائے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو کہ نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! 16-اکتوبر 2018 کو جو واقعہ یہاں ایوان میں پیش آیا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے کیونکہ آپ کا وقار اور آپ کی respect ہمارے لئے سب سے زیادہ مقدم ہے۔ اس ہاؤس میں میرا یہ چوتھا tenure ہے میں نے کبھی بھی ہاؤس میں ایسا روّیہ نہیں دیکھا جو روّیہ انہوں نے جناب سپیکر کے لئے اختیار کیا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ آپ کا اخلاق اور آپ کی شفقت پورا پاکستان جانتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں یاد ہے کہ جب اپوزیشن یہاں پر آئی تو آپ نے ان کو بھی بات کرنے کا موقع دیا۔ میں آپ کو اپنی مثال دیتی ہوں کہ پچھلے تین tenure میں جب بھی میں بات کرنے کے لئے کھڑی ہوئی تو مجھے بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا جاتا تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ ان کی بدقسمتی ہے کہ اتنے اچھے سپیکر کے ساتھ اس طرح کا روّیہ انہوں نے اختیار کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ سزا ان کے لئے بہت کم ہے۔ یہاں پر ایک ایسا precedent set ہونا چاہئے تاکہ آئندہ کوئی ممبر خاص طور پر سپیکر صاحب کے حوالے سے ایسی حرکت نہ کرے کیونکہ آپ Custodian of the House ہیں۔ ہمارے معزز آفیسرز کے پاس جس طریقے سے کھڑے ہو کر ہاؤس میں وہ ناچتے رہے ہیں اور جس طرح انہوں نے یہاں ہاؤس کے decorum کی تباہی کی ہے تو اصل میں وہ اپنا reaction show کر رہے تھے کیونکہ جب چور کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہوتی تو وہ اپنی چوری چھپانے کے لئے اس طرح کی حرکات کرتا ہے۔ اب ان کو پتا ہے کہ چوری تو انہوں نے کی ہوئی ہے اب اس کو چھپانے کے لئے انہوں نے یہ طریق کار اختیار کیا ہے تو یہ ان کی بھول ہے۔ انہوں نے جو غلطیاں اور چوری کی ہے، اس ملک و قوم کو لوٹا ہے اس کی ان کو سزا ملنی ہی ملنی ہے چاہے وہ الٹا یا سیدھا کھڑے ہو کر ناچیں اور انشاء اللہ تعالیٰ پوری قوم اس پر متفق ہے۔ ہاؤس میں آ کر اس طرح کی حرکتیں کرنے سے وہ بچ نہیں سکتے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ان کو اپنا روّیہ درست کرنا چاہئے اور ہاؤس کے اندر آ کر بیٹھنا چاہئے۔ جب وہ اقتدار میں تھے اس وقت بھی ان کو ہاؤس میں کوئی interest نہیں تھا کیونکہ ان کو اپنے کھانے کا interest تھا اور اس وقت تو بالکل بھی interest نہیں ہے کیونکہ ان کو پتا ہے کہ ان کی چوریاں پکڑی گئی ہیں۔ ویسے میرے بھائی نے جو suggestion دی ہے کہ وہ آئیں اور

آکر اپنا role ادا کریں تو پہلے بھی ان کو عوام کے ساتھ کوئی interest نہیں تھا اور اب بھی کوئی interest نہیں ہے۔ان کا یہ فرض بنتا ہے اور ہاؤس بھی اسی طرح اچھا لگتا ہے کہ وہ بھی یہاں آکر بیٹھیں اور اپنے کرتوت سنیں تاکہ ان کو پتا لگے کہ وہ کس طرح اس ملک کا بیڑا غرق کر کے گئے ہیں اور کس طرح سے یہ حکومت اس کو سنبھالنے اور ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سردار فاروق امان اللہ دریشک!

سردار فاروق امان اللہ دریشک:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿٢٨﴾

جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ ہم سب اس ایوان کے ممبر ہیں جو کہ پنجاب کا سب سے معتبر اور مقدس ایوان ہے اور آپ اس مقدس ایوان کے سربراہ ہیں۔ اگر آپ کی یا اس ایوان کی توہین ہو تو وہ کسی حوالے سے بھی قابل قبول نہیں ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے ایم پی ایز، مودی کے یاروں یا ان کے حواریوں نے جو کام کئے ہیں ان کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لینا چاہئے اور ہم سب اس تحریک استحقاق کے حق میں ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کو ایسا سبق سکھانا چاہئے کہ وہ اگر ایوان میں واپس آئیں تب بھی اس ہاؤس کی اہمیت اور حیثیت کو جانیں۔الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت عزت دی ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے جتنے بھی ممبر ہیں ان پر آپ کا پریشر ہے اور وہ ان سے برداشت نہیں ہوتا۔ ہمارے جنوبی پنجاب سے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی شخصیت بھی مسلم لیگ (ن) والوں سے برداشت نہیں ہوتی۔ اپوزیشن ہاؤس میں ہنگامے کر کے منڈی بنانا چاہتی ہے تاکہ یہاں پر آئین ، قانون سازی اور ڈویلپمنٹ کی بات نہ ہو۔ وہ صرف اس ایوان کو ہلہ گلہ کا میدان بنانا چاہتے ہیں لہٰذا ہم سب اس کی مذمت کرتے ہیں۔ ایسی تحریک استحقاق ان کے خلاف آنی چاہئے۔ ہم اس تحریک استحقاق کی بھرپور حمایت کرتے ہیں تاکہ ان کو اپنی ، اس ہاؤس کی اور آپ کی حیثیت کا اندازہ ہو جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر اطلاعات و ثقافت صحافیوں سے مذاکرات کر کے واپس آئے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! آج تمام صحافی بھائیوں نے ایک ایسے issue پر بائیکاٹ کیا تھا جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا right تھا۔ پچھلے کئی دنوں سے ٹی وی چینلز اور اخبارات کے مالکان ملازمین کو intimate کئے بغیر downsizing کر رہے ہیں اور بغیر کوئی justification دیئے نوکریوں سے فارغ کر رہے ہیں۔ وہ یہ justification دے رہے ہیں کہ حکومت ہمیں اشتہارات نہیں دی رہی جس کی وجہ سے ہمارے مالی حالات دگرگوں ہو گئے ہیں لہٰذا ان کمزور مالی حالات کی وجہ سے ہم اتنے افراد نہیں رکھ سکتے۔

جناب سپیکر! میں ابھی صحافی بھائیوں کی بنائی گئی جوائنٹ ایکشن کمیٹی میں گیا تھا اور میں تمام leading personalities اور خاص طور پر جناب عارف حمید بھٹی، چودھری اعظم اور جناب ارشد انصاری کا شکر گزار ہوں ان کے سامنے میں نے اپنی بات رکھی۔

جناب سپیکر! میں آج being information minister on the floor of the House یہ چیز بھی clear کروں گا۔ ہماری حکومت کو بنے ایک ماہ پچیس دن ہو چکے ہیں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جس دن ہم نے اخبارات کو اشتہارات نہ دیئے ہوں۔ ہم نے ریگولر اشتہارات دیئے ہیں۔ پہلی چیز کہ چھوٹے بڑے تقریباً تمام اخبارات کو daily اشتہارات دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری چیز IPL اور SPL ایک ٹیکنالوجی ہے آپ میں سے کوئی دوست جن کا advertisement سے تعلق ہو گا وہ اس چیز کو سمجھ جائیں گے کہ دونوں اشتہارات ریگولر دیئے جا رہے ہیں۔ جہاں تک الیکٹرانک میڈیا کا تعلق ہے تو جو الیکٹرانک میڈیا سے relevant ministries ہیں وہ adds دے رہی ہیں۔ ایک مرتبہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے اس کو روکا ہو۔ مزے کی بات یہ ہے کہ تمام ٹی وی چینلز کو کل، پرسوں اور ترسوں گزشتہ تینوں دن الیکٹرانک میڈیا کو adds گئے ہیں۔ میں نے اپنے صحافی بھائیوں کو یہ بات بتائی ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ وہ بائیکاٹ ختم کر کے صحافی گیلری میں آئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کو ان کی وزارت اعلیٰ کو اور اپنی منسٹری کو گواہ بنا کر اپنے صحافی بھائیوں کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ اگر کسی ٹی وی چینل اور کسی اخبار نے ظلم وزیادتی پر مبنی کوئی ایسا act کیا تو ہم انشاء اللہ ہم اپنے صحافی بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں نے ان کو باہر بھی یہ خوشخبری دی ہے اور آج میں on the floor of the House ابھی چیف منسٹر کی طرف سے ہماری policy approve نہیں ہوئی لیکن میں بتانا چاہوں گا تاکہ میرے صحافی بھائیوں کو اس چیز کی یقین دہانی ہونی چاہئے کہ PTI کی حکومت ان کے اور working journalists کے معاشی اور معاشرتی حالات مسائل کے حوالے سے کتنی sensitive ہے؟

جناب سپیکر! پنجاب میں پہلی دفعہ یہ پالیسی آرہی ہے جس پر انفارمیشن منسٹری کے سینئر لوگوں اور ڈی جی پی آر کے ساتھ بیٹھ کر تقریباً پانچ چھ اجلاس کرنے کے بعد یہ پالیسی develop کی ہے جس کا ایک بنیادی نکتہ ہے اور یہ نکتہ اس وجہ سے رکھا ہے کیونکہ میں پچھلے پونے دو مہینوں میں صحافی برادری کے بیٹ رپورٹر سے لے کر کالم نگار، بیورو چیف سے لے کر مالکان اور ایڈیٹرز سمیت ہر شعبہ کے لوگوں سے تقریباً 50 سے 60 میٹنگز کر چکا ہوں جن کا یہی کہنا تھا کہ غریب جرنلسٹ کی عزت و وقار کا خیال رکھا جائے۔ ہم نے اس کی روشنی میں پالیسی بنائی ہے جو آج آپ کے سامنے disclose کر رہا ہوں اور دو چار روز کے اندر وزیر اعلیٰ کی طرف سے منظور ہو جائے گی۔ کسی اخبار یا ٹی وی چینل نے دو مہینے یا اس سے زیادہ کسی جرنلسٹ کو تنخواہ نہ دی تو وہ جرنلسٹ اگر سادہ کاغذ پر لکھ کر ڈی جی پی آر کو جمع کروا آیا کہ مجھے دو مہینے یا اُس سے زیادہ کی تنخواہ نہیں ملی تو ڈی جی پی آر، انفارمیشن منسٹری اور حکومت کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ ہم اُس اخبار اور ٹی وی چینل کے اشتہارات روک دیں گے۔ یہ پالیسی ہم پہلی دفعہ لا رہے ہیں اور اس سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کی۔ یہاں پر خادمِ اعلیٰ آئے اور بڑے بڑے لالی پاپ دیتے رہے لیکن جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں پہلی دفعہ یہ ہونے جا رہا ہے لہٰذا میں صحافی بھائیوں کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ اجلاس کے بعد چیئرنگ کراس پر جو ان کا بڑا مظاہرہ ہو رہا ہے میں وہاں بھی ان کے ساتھ جاؤں گا اور انشاء اللہ ان کے تمام issues کو address کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ لاء منسٹر صاحب! آپ تحریک استحقاق پر ذرا wind up کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی آپ کے سامنے ایک تحریک استحقاق پیش کی گئی جس پر میں سمجھتا ہوں کہ کسی طور پر بھی اس تحریک استحقاق سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح معزز ممبر نے یہ کہا کہ یہ نہ صرف اُن کا بلکہ اس معزز ایوان کا

استحقاق مجروح ہوا ہے تو میں اس بات سے پورا اتفاق کرتا ہوں اور اس معزز ایوان کے behalf پر آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ واقعتاً اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس معزز ایوان کا یہ پُرزور مطالبہ ہے کہ جن لوگوں نے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے اور بحیثیت Custodian of the House جو آپ کا مقام اور رتبہ ہے اُس کے خلاف جن لوگوں نے نازیبا زبان استعمال کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے نیز اُن لوگوں کے خلاف واقعتاً کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ آج اگر ہم یہ کہیں کہ اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا ہوا ہے یا اپوزیشن احتجاج کر رہی ہے تو یہ غلط ہوگا کیونکہ یہ صرف اور صرف (ن) لیگ کے لوگ ہیں جو احتجاج کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ (ن) لیگ کے لئے بھی ایک لمحہ فکریہ ہے کہ آج وہ بطور اپوزیشن isolate ہو کر رہ گئے ہیں اور اپوزیشن کی دیگر جماعتیں اُن کا ساتھ نہیں دے رہیں اور یہ سب ان کے اپنے روّیے کی وجہ سے ہے۔ ان کا یہ احتجاج ہمارے خلاف نہیں بنتا۔ جس طرح ابھی ہمارے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ نیب کی کارروائی ہمارے دَور میں شروع نہیں ہوئی بلکہ جناب اپوزیشن لیڈر کے تایا محترم جو اُس وقت وزیر اعظم تھے اور بطور وزیر اعظم اُن کے خلاف کیسوں کا اندراج ہوا۔ انہی کے تایا جان کو اس بات کا credit جاتا ہے کہ کرپشن کی بنیاد پر نااہل ہونے والے اس ملک کے ایک وزیر اعظم ہیں۔ یہ ہماری وجہ سے نہیں بلکہ اُن کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے اس سے قبل بھی اس معزز ایوان میں یہ کہا کہ یہ پنجاب کی پارلیمانی تاریخ کا ایک سیاہ دن تھا اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

جناب سپیکر! لیڈر آف اپوزیشن جس ڈھٹائی کے ساتھ حقائق کو توڑ مروڑ رہے ہیں اور جس طرح اپنے مؤقف کا دفاع کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذی شعور انسان اُن کی اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آج کہا یہ جا رہا ہے کہ ہم نے کرسیاں خود توڑی ہیں۔ اس معزز ایوان کا احترام سب پر لازم ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آج سے دو دن پہلے میڈیا پر بھی یہ بات کہی تھی کہ اس معزز ایوان میں جو کچھ ہوا ہمارے پاس اس بات کی مکمل آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگ موجود ہے جو ضرورت پڑنے پر ہم اُس کو پبلک بھی کر سکتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ یہ اپنے مؤقف کو ثابت کریں گے کہ یہ زیادتی کس طرف سے ہوئی، کس نے کی اور کیوں کی؟

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی کچھ روایات ہیں اور ان روایات میں سب سے بڑی روایت یہ ہے کہ جناب سپیکر کو ایک آئینی حق حاصل ہے اور آپ کو ایک constitutional protection حاصل ہے کہ آپ کا کیا گیا فیصلہ عدالت میں چیلنج بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس معزز ایوان کے ملازمین جو چوبیس گھنٹے ہماری خدمت کرتے ہیں جس طرح اُن کے خلاف کارروائی کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔

جناب سپیکر! اب لیڈر آف اپوزیشن کو معزز کہنا بھی غلط ہوگا کیونکہ گزشتہ دو تین دن سے جو زبان لیڈر آف اپوزیشن استعمال کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اتنی گھٹیا اور گندی زبان کوئی سیاستدان استعمال نہیں کر سکتا۔ اُن کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ اُن کے خلاف یہ سب کچھ ہم نہیں کر رہے بلکہ شہباز شریف جو گرفتار ہوئے ہیں وہ میری، آپ کی، اس معزز ایوان یا ہمارے وزیر اعلیٰ کی وجہ سے نہیں ہوئے بلکہ اُن کے خلاف اُن کے اپنے ملازمین اور اہلکاران کی وعدہ معاف گواہ بننے کی خبریں آ رہی ہیں۔ انہوں نے ان کے منہ پر کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ آپ نے ہم سے غلط احکامات دلوائے اور آپ نے ہم سے کرپشن کروائی۔ یہاں پر بات ہوئی کہ خادم اعلیٰ بنے پھر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بدترین ڈاکو بھی اس صوبے کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا شہباز شریف اس صوبے کو پہنچا کر گیا ہے۔ کسی بات کی انتہا ہوتی ہے یعنی ایک چوری کرنا اور اوپر سے سینہ زوری کرنا یہ صرف اور صرف اسی جماعت کا خاصا ہے۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان نے اس سے پہلے غنڈہ گردی، بدمعاشی، دھونس اور دھاندلی کو تسلیم کیا ہے اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم آئندہ کے لئے اس کو تسلیم کریں گے۔ ہم پہلے بھی ان کے آگے رکاوٹ بنے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی رکاوٹ بنیں گے۔ جو شخص بھی اس معزز ایوان کی کارروائی کو sabotage کرنے کی کوشش کرے گا، انشاء اللہ تعالیٰ اس کو اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس سے آپ نے اُن کو نہیں نکالا بلکہ آپ نے صرف ان چھ ممبران جنہوں نے ہمارے سٹاف کے ساتھ manhandling کی ہے جنہوں نے اس سارے فرنیچر کو توڑا ہے جن کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے، اُن کی ممبر شپ پندرہ دن کے لئے suspend کی ہے لیکن باقی حضرات کو آپ نے نہیں روکا۔ یہاں بعض ممبران نے کہا کہ اُن کو منا کر لائیں لیکن ہم منانے کے لئے اُس وقت جائیں جب ہماری طرف سے ان کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہو حالانکہ ہماری طرف سے کوئی زیادتی ہوئی ہے اور نہ ہی ہم نے اُن کو اس ایوان

سے نکالا ہے۔ یہاں پر اچانک ایک واقعہ رونما ہوا جس کے بعد ہنگامہ شروع ہو گیا تو یہ بات درست نہیں ہے بلکہ باقاعدہ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ساری کارروائی کی گئی ہے۔ آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ ہاؤس میں آنے سے پہلے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس تھا جس میں تمام جماعتوں کے ممبران کو آپ نے دعوت دی ہوئی تھی اور اس اجلاس میں اس ہاؤس کے پورے سیشن کے لئے بزنس کا تعین کیا جانا تھا۔ انہوں نے اس بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔

جناب سپیکر! اگر اُن کا مؤقف درست تھا اور وہ کسی مؤقف پر بات کرنا چاہتے تھے تو انہیں بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں آکر اپنا مؤقف آپ کے سامنے رکھنا چاہئے تھا، آپ کی اجازت طلب کرنی چاہئے تھی اور ہمیں بھی اس بات پر قائل کرنا چاہئے تھا کہ ہم اپنا ایک مؤقف ہاؤس میں پیش کرنا چاہتے ہیں بلکہ وہاں کسی کو بھی اس بات پر اعتراض نہ ہوتا لیکن چونکہ اُن کی یہ منصوبہ بندی تھی کہ انہوں نے ہنگامہ آرائی کرنی تھی۔ اگر وہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں آ جاتے تو شاید ہمارے دوست جن کا دوسری جماعتوں سے تعلق ہے انہوں نے بھی اُن کو اس بات سے منع کرنا تھا لیکن چونکہ ان کا ایک پروگرام تھا جو انہوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم اب بھی اس کی مذمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی میں نے اسی معزز ایوان میں یہ مطالبہ کیا کہ اس معزز ایوان میں تقریباً 10 لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ 10 لاکھ روپے کا نقصان ہمیں انہی سے پورا کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے اس دن آپ سے کہا تھا کہ ایک سپیشل کمیٹی بنا دی جائے لیکن اس دن وہ فیصلہ نہ ہو سکا مگر آج چونکہ ہماری قائمہ کمیٹیاں in place نہیں ہیں تو میری آپ سے استدعا ہو گی کہ ایک سپیشل کمیٹی constitute کی جائے جسے یہ تحریک استحقاق refer کی جائے اور اس کمیٹی کو لمبا موقع بھی نہ دیا جائے بلکہ آپ اس کمیٹی کو ایک محدود وقت دیں جس کے دوران سپیشل کمیٹی اپنی سفارشات دے۔ وہ سفارشات اس معزز ایوان میں آئیں اور یہی معزز ایوان ان ممبران یا جو متعلقہ لوگ جن کی نشاندہی وہ کمیٹی کرے ان کے خلاف کارروائی کرے۔ شکریہ

جناب سپیکر: راجا صاحب! ایسے کرتے ہیں کہ کمیٹی ہم آج ہی constitute کر دیں گے اور نام بعد میں آج ہی announce کر دیں گے اور اس کمیٹی کو ہم دو ہفتے کا وقت دیتے ہیں کہ ان دو ہفتوں کے دوران جو جو چیزیں آئی ہیں، باقاعدہ ویڈیو کو مدنظر رکھیں اور جو سارا ریکارڈ ہمارے پاس موجود

ہے۔ دو تین چیزیں اس میں دیکھنے والی ہیں کہ اس side پر بھی جو کچھ ہو رہا تھا اور جس باقاعدگی کے ساتھ جو چیزیں conduct کی جا رہی تھیں، افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اپوزیشن لیڈر سمیت سب کچھ on record ہے۔ اس کے علاوہ یہ کل actual 12 members تھے لیکن ہم نے صرف 6 لوگ جو identify کئے ویسے 6 اور بھی identify کئے ہوئے ہیں مگر انہیں ہم ابھی کچھ نہیں کہہ رہے بلکہ صرف 6 لوگ ہیں جن کی ہم نے Membership suspend کی ہے وہ آپ نے دو ہفتے میں باقاعدہ سارا کچھ facts دیکھ کر اور ایمانداری و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا ہے۔ اس کے بعد آپ اس رپورٹ کو ہاؤس کے اندر لے کر آئیں۔ واقعی راجا صاحب! آپ کی بات صحیح ہے کہ کبھی آج تک، بہت سارے یہاں ممبران ہیں اور ابھی خاور شاہ صاحب بتا رہے تھے جو کہ مجھ سے بھی سینئر ہیں اور 1977 سے ممبر چلے آ رہے ہیں اور ہمارے سینئر ترین ممبر بیٹھے ہیں مگر زندگی میں نہیں دیکھا کہ اس طرح کی language کسی اپوزیشن لیڈر نے استعمال کی ہو۔ جو اپوزیشن لیڈر نے کیا، یہ تو ظاہر ہو رہا تھا کہ بچوں کی تربیت ہوئی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کیونکہ جب یہی سکول میں تھے، ہمیں تو پتا تھا کہ سکول میں ہیں تو ہم اس وقت سے دیکھ رہے تھے اور راجا صاحب! آپ کو بھی پتا ہے تربیت کرنے والوں کا قصور تو میں اس لئے یہ کہوں گا کہ ایسے کوئی parents نہیں جو اس طرح کی تربیت کر کے گھر سے نہیں بھیجتے اب باہر سے کوئی چیز سیکھتا ہے تو پھر برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اس ہاؤس کا ایک تقدس ہے اور ہم نے Rules & Procedures کے مطابق laid down procedures کے تحت اس ہاؤس کو لے کر چلنا ہے۔ ہمیں اس کی پروا نہیں ہے کہ کوئی آتا ہے یا نہیں آتا۔ پھر افسوس ہوتا ہے کہ میں نے خود اتنی دیر اس ہاؤس کو preside کیا ہے۔ ہم اور آپ دیکھتے رہے ہیں کہ ہمیشہ اپوزیشن لیڈر خود ہاؤس کی کمیٹی میں اپوزیشن کی طرف سے موجود ہوتا ہے۔ یہ نواب صاحب ہماری کسی کمیٹی میں نہیں آئے اور کسی میٹنگ میں نہیں آئے۔ شاید سمجھتے ہیں کہ یہ ہاؤس کی کمیٹی ان سے کوئی نیچی کمیٹی ہے۔

جناب سپیکر! راجا صاحب! ابھی تو دیکھتے ہیں ناں، چلتے ہیں کیا ہوتا ہے تو آئندہ اگر اپوزیشن لیڈر خود نہیں آئے گا تو پھر ہم سوچیں گے کہ ہمیں کس طرح اس ہاؤس کو آگے لے کر چلنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر ہاؤس کمیٹی کی میٹنگ میں آئے گا تو پھر اس کے بعد بات آگے چلے گی۔ بہر حال میں تمام ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے ساری بات کی ہے۔ میں خدانخواستہ کبھی بھی کسی سے پرسنل نہیں ہوا کیونکہ یہ میری ذات کا مسئلہ

نہیں ہے۔ ذاتی طور پر تو بندہ بڑی بڑی چیزیں برداشت کر لیتا ہے لیکن جہاں اس ہاؤس کا تقدس، ممبران کی عزت کا تعلق ہے ہمارے پاس ایک آئین کی کتاب پڑی ہے اور ایک Rules & Procedures کی کتاب پڑی ہے تو ہم نے اس کتاب کے تابع رہ کر اس ہاؤس کی ساری proceedings کرنی ہیں اور ہاؤس کو الحمد للہ ہم نے چلانا ہے، اس کا decorum بھی برقرار رکھنا ہے۔ انشاء اللہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے جو سب سے زیادہ عزیز ہے وہ اس ہاؤس کی عزت، آپ ممبران کی عزت اور خواتین ممبران کی عزت ہے۔ اس دن کسی کی کوئی عزت رہی ہے اور نہ ہی اس ہاؤس کا تقدس قائم رہا ہے تو یہ کمیٹی ہم آج انشاء اللہ بنا دیں گے اور کل تک announce بھی کر دیں گے۔

سید خاور علی شاہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید خاور علی شاہ: جناب سپیکر! سپیشل کمیٹی کو یہ معاملہ refer کرنے کے لئے تحریک move کرنا پڑے گی۔

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث

جناب سپیکر: سید خاور علی شاہ! راجا صاحب نے move کر دیا ہے۔ اب بجٹ برائے مالی سال 2018-19 پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ آج بجٹ پر بحث کے حوالے سے ہمارے پاس سب سے پہلا نام رائے ظہور احمد کا ہے۔ جی، رائے صاحب!

رائے ظہور احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر شکریہ کہ آپ نے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ اس سے پہلے جو تحریک میرے عزیز جناب ساجد احمد خان نے ہاؤس میں put کی ہے میں بھی اس کی مکمل تائید کرتا ہوں۔ کچھ باتیں سید خاور علی شاہ فرما رہے تھے کہ آپ جیسا شریف النفس انسان نہیں دیکھا۔ شاید اسی وجہ سے وہ اس چیز کا فائدہ اٹھاتے ہیں کیونکہ جب آپ وزیر اعلیٰ تھے تو میرے علم میں بھی کچھ باتیں ہیں کہ جناب اپوزیشن لیڈر لاہور کی سڑکوں پر شہزادوں کی طرح پھرتے تھے جو کہ آپ کی وجہ سے تھا۔ شاید آپ کی بھی کچھ مجبوریاں تھیں اور کچھ دوستوں کی۔

مجھے ان لوگوں کے نام بھی یاد ہیں جن میں سے کچھ نام تو میں نہیں لوں گا کیونکہ وہ ذاتی طور پر میرے علم میں آئے تھے لیکن جو کچھ اخباروں میں لکھا ان میں بریگیڈئر نیاز کا بھی نام تھا اور اعجاز بٹالوی صاحب کا نام بھی تھا جنہیں بار بار آپ کے پاس بھیجتے تھے۔ اسی وجہ سے وہ آج بھی حالات خراب کرتے ہیں جو رعائتیں آپ دیتے رہے ہیں حالانکہ انہیں آپ کا شکر گزار ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کے بارے میں چند ایک گزارشات وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میرا حلقہ 65 کلو میٹر لمبا ہے جہاں زیر زمین پانی کڑوا ہے اور لوگوں کو پینے کا پانی حاصل کرنے کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے میں درخواست کروں گا وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ سے کہ اس کے لئے خصوصی بجٹ منظور کر کے لوگوں کو پینے کے پانی کی سہولت مہیا کی جائے۔ اس سے پہلے میرا ایک اور مطالبہ تھا جو کل کے اخبار کے مطابق وزیر خزانہ نے کمپیوٹرائزڈ سنٹروں کی تعداد بڑھا دی ہے جس سے لوگوں کی کافی مشکلات کم ہو جائیں گی۔ علاوہ ازیں میرے سارے حلقہ میں کوئی ڈگری کالج ہے، گرلز ڈگری کالج اور نہ ہی بوائز ڈگری کالج۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ میرے حلقہ میں کم از کم ایک گرلز ڈگری کالج منظور کیا جائے باقی جو حلقہ ہے اُس کے سارے ایریا میں نئے روڈز تو بعد کی بات ہے کیونکہ صوبائی حکومت کے مالی حالات بھی ہمارے سامنے ہیں لیکن جو مرمت کا مسئلہ ہے اُس کے لئے میں درخواست کروں گا کہ سڑکیں نہایت ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں اُن کی مرمت کا بھی کوئی سپیشل بجٹ دیا جائے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر شکریہ۔ میں بجٹ discussion شروع کرنے سے پہلے آپ کے توسط سے میڈیا کو مخاطب ہوں کہ کاش اگر اپوزیشن لیڈر یہاں موجود ہوتے جو پچھلے دس سالوں میں پی ایم ایل (ن) نے اس مقدس ایوان میں بجٹ دیئے، جو discussions سنی، جو اپوزیشن کی تجاویز پر عمل کیا، میڈیا کے میرے بھائی گواہ ہیں کہ اس ایوان کو دس سال میں جس طریقے سے چلایا گیا، جس طریقے سے legislations ہوتی رہی ہر کام کو بلڈوز کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ فخر محسوس کرتا ہوں کہ بجٹ برائے مالی سال 19-2018 ہمارے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت نے جن حالات میں جو بجٹ

پیش کیا وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔اس بجٹ میں ہمارے پارٹی چیئرمین معزز وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کا اور معزز وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا اور پی ٹی آئی کا الیکشن سے پہلے جو اس صوبہ کی عوام سے وعدہ تھا یہ بجٹ اُس کا عکاس ہے۔

جناب سپیکر!اس آٹھ ماہ کے بجٹ میں جن حالات میں ہماری حکومت پچھلے دس سالوں کی غلطیاں سمجھ لیں یا بدعنوانیاں سمجھ لیں اُس کو سامنے رکھتے ہوئے 2600-ارب اور 51 کروڑ روپے کا بجٹ پیش ہوا جس میں جنرل ریونیو کی مد میں 1652-ارب روپے، فیڈرل پول سے جو ہمیں شیئر ملا 1276-ارب روپے، صوبائی ریونیو کی مد 376-ارب روپے، ٹیکسز کی مد میں 276-ارب روپے اور نان ٹیکسز کی مد میں 100-ارب روپے شامل ہیں اور اگر جاریہ اخراجات کا اندازہ اس بجٹ میں دیکھیں میں پھر دوبارہ کہوں گا کہ کاش اپوزیشن لیڈر یہاں ایوان میں ہوتے اور اُن کے والد محترم جو اپنے آپ کو خادم اعلیٰ کہلاواتے رہے ہیں وہ ہماری باتیں سنتے کیونکہ میں پچھلے پانچ چھ بجٹ میں بھی اس ایوان کا حصہ رہا ہوں ان کو اپنے والد صاحب کے کارنامے سننے چاہئے تھے۔

جناب سپیکر!جاریہ اخراجات میں جو ہمارا تخمینہ ہے 1264-ارب روپے ہے آج میں میڈیا کے توسط سے کیونکہ اپوزیشن نہیں سن رہی اُن تک آواز پہنچانا چاہتا ہوں پی ایم ایل (ن) کو کہ ان بُرے حالات میں اُن کو تو یہاں بیٹھ کر باتیں بھی سننا چاہئے تھیں اور اس بجٹ کو appreciate کرنا چاہئے تھا اگر سالانہ اے ڈی پی بجٹ 19-2018 پڑھ لیں تو ہماری حکومت نے تو اتنی وسعت قلبی کا عمل دکھایا کہ اُن کی تمام ongoing schemes میں پیسا رکھا ہے۔اگر پچھلے پانچ سال نکال کر دیکھ لیں کہ جو بجٹ میں انہوں نے کیا میں اُس کے کچھ خدوخال ضرور عرض کروں گا۔پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے الیکشن سے پہلے جو نعرہ دیا تعلیم، صحت، صاف پانی اور زراعت اگر اُس میں دیکھا جائے تو پہلے ایجوکیشن کے حوالے سے بات کروں گا کہ پچھلے بجٹ کا موازنہ کریں۔بجٹ 18-2017 کا تو اُس وقت کا بجٹ دیکھیں اور تعلیم کے سیکٹر میں ہماری حکومت نے 373-ارب روپے رکھے ہیں وہ بھی پورے سال کا بجٹ نہیں آٹھ ماہ کے بجٹ میں 28-ارب روپے کا ایجوکیشن سیکٹر میں زیادہ بڑھایا ہے۔یہ پی ٹی آئی کے اس وژن کی عکاس ہے جو جناب عمران خان نے وژن دیا۔

جناب سپیکر! اسی طرح ہیلتھ کے حوالے سے 284-ارب روپے مختص ہوئے، صاف پانی کے حوالے سے 20-ارب روپے میں دوبارہ وہی بات دُہراؤں کہ اگر پچھلے پانچ بجٹ دیکھیں کہ جو ہمارے صوبے کی ریڑھ کی ہڈی زراعت کو کہا جاتا ہے اس میں ہماری حکومت نے 93-ارب روپیہ رکھا۔

جناب سپیکر! خادم اعلیٰ کے تمام بجٹ اُٹھا کر میرے میڈیا کے دوست دیکھ لیں کہ زراعت کے شعبہ میں 20-ارب روپے سے زیادہ پنجاب کا بجٹ کبھی نہیں بڑھا تھا اس بجٹ میں اریگیشن میں بہت ساری تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ time limit دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں کچھ تجاویز دوں گا معزز منسٹر فنانس میرے خیال میں موجود نہیں ہیں ہمیشہ پچھلے پانچ سال بھی ساؤتھ پنجاب کی بات کی اور اب بھی ساؤتھ پنجاب کے حوالے سے جتنی محرومیاں پچھلے دس سالوں میں دیکھی ہیں ان کا مداوا تو اتنی جلدی ممکن نہیں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ اس ہاؤس میں، میں یہ کہنے سے نہیں گھبراؤں گا کہ وزیراعظم پاکستان نے جو جنوبی پنجاب کو علیحدہ صوبہ بنانے کا وعدہ کیا وہ انشاء اللہ پورا ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایجوکیشن اور ہیلتھ میں، اس وقت بھی میں سمجھتا کہ اس بجٹ میں تمام تر رکاوٹوں کے باوجود ساؤتھ پنجاب کو جس طرح سے focus کیا گیا ہے میں معزز وزیر خزانہ کا مشکور ہوں لیکن ابھی ساؤتھ پنجاب کے حوالے سے بہت کچھ دینے کی ضرورت ہے۔ ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکٹر میں، میں نے تقریباً تین چار روز ADP study کیا ہے تو خوشی بھی ہوئی اور دُکھ بھی ہوا۔ خوشی اس لئے ہوئی کہ کوشش کی گئی کہ ساؤتھ پنجاب کو focus کرنے کی اور دکھ اس لئے سے ہوا کہ کوئی خاطر خواہ پراجیکٹ سامنے نظر نہیں آئے۔

جناب سپیکر! ضلع لیّہ کی بات کروں گا، ضلع لیّہ کے حوالے سے میری constituency پچھلے پندرہ سال سے ignore ہوتی رہی ہے کہ وہاں ممبران اپوزیشن سے منتخب ہو کر آئے۔ ان لوگوں کا قصور یہ ہوتا تھا کہ ہمیشہ انہوں نے ووٹ پی ایم ایل (ن) کے خلاف دیا۔ پچھلے پانچ سال اسی ہاؤس میں، پہلے تو یہاں خادم اعلیٰ کبھی تشریف ہی نہیں لائے تھے۔ پانچ سالوں میں پانچ مرتبہ آئے اور اپنی پانچ speeches کر کے اُٹھ کر چلے گئے اور بعد میں کہیں نظر نہیں آئے۔ ایک دفعہ موقع ملا خادم اعلیٰ موجود تھے۔ پڑھے لکھے پنجاب کی بات بہت کرتے تھے۔ پچھلے پانچ سال میں، میں نے on the floor of fhe House ان کو باور کرایا کہ میری واحد

constituency ہے جس پر دس سال میں کسی سیکٹر کے حوالے سے ایک penny خرچ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے معزز وزیر خزانہ سے میری یہ گزارش ہو گی کہ میری Rural constituency ہے اور ایجوکیشن سیکٹر، ہیلتھ سیکٹر میں 20 سال پہلے جو کچھ بنا تھا وہ چاہے پرائمری سکولز ہوں اپ گریڈ نہیں ہوئے۔ کالجز تو دور کی بات ہائر سیکنڈری سکول ہی موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: آپ جلدی wind up کر لیں۔ پانچ منٹ کا خیال رکھیں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ اسی طرح 15 سے 20 سال تک جو BHU میری یونین کونسلز میں موجود ہیں ان کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔ اگر روڈز نیٹ ورک دیکھیں تو میں معزز وزیر مواصلات و تعمیرات کو اس on the floor of the House یہ دعوت دینا چاہوں گا اور معزز وزیر خوراک اگر موجود ہوں تو میری constituency جو 99 فیصد لِلّٰہ کی شوگر کین grower constituency ہے وہاں پر ایک سڑک بھی چلنے کے قابل نہیں ہے۔ آئے روز accidents سے اموات ہوتی ہیں۔ آپ یہ visit کریں اور اس بجٹ میں مواصلات و تعمیرات کے حوالے سے معزز وزیر سے میری یہ گزارش ہو گی کہ road repairs کے لئے پیسا M&R جسے کہتے ہیں تو وہ مجھے کہیں نظر نہیں آیا۔ نیو سکیم تو چلیں اگلے بجٹ میں ہوں گی لیکن M&R میں یہ رقم ضرور مختص کریں اور اسی طریقے سے خصوصاً میری constituency کے حوالے سے سکولوں کی اپ گریڈیشن اور BHU کی اپ گریڈیشن ہے، RHC کے حوالے سے اگر مناسب سمجھیں تو معزز وزیر خزانہ مجھے بلا لیں اور میں اپنے حلقے کی محرومیاں ان کے گوش گزار کر دوں گا۔

جناب سپیکر! اب آخر میں ایک بار پھر میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ، وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کا جو وژن تھا اس وژن کے مطابق جو بجٹ پیش کیا ہے یہ تمام لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں اور ان کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب غضنفر عباس شاہ!

جناب عرفان عقیل دولتانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ پہلے اپنی سیٹ ڈھونڈیں۔ جناب غضنفر عباس شاہ! آپ اپنی بات کریں۔

جناب غضنفر عباس شاہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اپنے صوبے کے نوجوان وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بدترین معاشی حالات میں ایک بہت ہی اچھا اور ایک بہت ہی متوازن بجٹ دیا۔ اس بجٹ کو جب ہم پچھلے مالی سال کے ساتھ compare کریں تو ہمیں ایک چیز کا واضح فرق نظر آتا ہے اور وہ فرق ہے پچھلی حکومت اور اس حکومت کی سوچ کا بلکہ میں یہ کہوں گا کہ وہ بالکل ایک paradigm shift ہے جو کہ اس بجٹ میں دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے بجٹ میں جو focus کیا گیا وہ میگا پراجیکٹس پر کیا گیا اور سوشل سیکٹر اور بنیادی ضروریات کو اس میں neglect کیا گیا جس کی وجہ سے ہمارا سوشل سیکٹر بہت متاثر ہوا اور ان میگا پراجیکٹس کی وجہ سے ہمارا import bill 56 بلین US Dollar سے بڑھ گیا اور ہمارے قلیل foreign exchange reserve پر اس کا بہت effect پڑا جبکہ اس بجٹ میں اس حکومت کی پنجاب کی معاشی ٹیم نے بالکل ایک نئی سوچ کا مظاہرہ کیا ہے اور ہمارے سوشل سیکٹر کی spending کو بہت بڑھایا ہے جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ آگے چل کر ہمارے تعلیم اور صحت کے شعبوں میں کافی بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر! دوسرا نقطہ جو ہم نے پچھلے بجٹ میں دیکھا کہ پنجاب کا سالانہ ترقیاتی بجٹ تقریباً 650- ارب روپے کا تھا اور اس میں صرف 57 percent of total Budget کا لاہور پر خرچ کیا گیا اور باقی تمام صوبہ اور تمام شہروں کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا گیا اور چھوٹے شہروں پر خرچ نہ کرنے کی وجہ سے جو سب سے بڑا مسئلہ درپیش آرہا ہے وہ urbanization کا ہے۔ لوگ ہمارے چھوٹے شہروں سے تعلیم، صحت اور بہتر سہولیات کی خاطر بڑے شہروں میں شفٹ ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے بڑے شہروں پر بہت پریشر ہے۔

جناب سپیکر! ہماری پارٹی پاکستان تحریک انصاف کا طرہ امتیاز ہمارے نوجوان، ہماری یوتھ ہے۔ Youth is a feather in the cap of PTI لیکن میں نے جو بجٹ دیکھا ہے اس میں only 3.95 billion یوتھ اور سپورٹس کے لئے رکھا گیا ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت کم ہے۔ میری استدعا ہے کہ اگلے مالی سال میں یوتھ کو special focus کیا جائے۔

جناب سپیکر! زراعت ہمارا بہت اہم شعبہ ہے لیکن اسے پچھلے کچھ عرصہ سے نظر انداز کیا گیا ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

میاں عرفان عقیل دولتانہ: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم point out ہوا ہے۔ گنتی کی جائے۔ تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی ہو جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، شاہ صاحب!

سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث

(---جاری)

جناب غضنفر عباس شاہ: جناب سپیکر! میں زراعت پر بات کر رہا تھا کیونکہ زراعت پنجاب اور پاکستان کا بہت ہی اہم شعبہ ہے لیکن عرصہ دراز سے اسے neglect کیا گیا۔ باقی سیکٹرز میں زراعت کا 41 فیصد کا حصہ ہے لیکن پچھلے کچھ عرصہ سے زرعی سیکٹر 16 فیصد تک shrink ہو گیا ہے اور پنجاب میں ہمارا کسان بہت بُری حالت میں ہے۔ ہمارے کسان کے تین مطالبے ہیں، ان کے تین مسائل ہیں اور تین cardinal points ہیں۔ پہلا ریسرچ ہے، climate change سے effect ہونے والے ملکوں میں پاکستان بھی شامل ہے۔ پاکستان میں water shortage ہو رہی ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ریسرچ کر کے بہترین پیداوار والی varieties متعارف کرائیں۔ ہماری cost of production بہت بڑھ چکی ہے اور in puts کی cost بڑھنے کی وجہ سے زراعت viable نہیں ہو رہی۔ ہمارے پچھلے حکمرانوں کو انڈیا کے ساتھ ٹریڈ کا رومانس تھا---

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی تقریر کا ٹائم مکمل ہو گیا ہے۔

جناب غضنفر عباس شاہ: جناب سپیکر! Wind up کے لئے Just one minute دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب غضنفر عباس شاہ: جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع جھنگ سے ہے۔ 1850 میں جھنگ ضلع تھا لیکن اس کی محرومیاں اتنی بڑھ گئی ہیں لیکن وہ کسی کو بھی نظر نہیں آ رہیں۔ پہلے لاہور کا دور تھا جیسے میں نے کہا کہ 57 percent of the total budget اس پر خرچ کیا گیا اور ابھی جنوبی پنجاب کی بات چل رہی ہے۔ ہمیں لاہور والے اور نہ ہی ساؤتھ پنجاب والے own کرتے ہیں بلکہ ہم تو بیچ میں سینڈوچ بن رہے ہیں۔ میرے جھنگ کے مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ ہیلتھ سیکٹر ہے لہٰذا میں مطالبہ کروں گا کہ اگلے بجٹ میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ کو ٹیچنگ ہسپتال کا درجہ دیا جائے۔ ہماری یونیورسٹی آف جھنگ کے فنڈز رُکے ہوئے ہیں اور وہ اس دفعہ بھی release نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اگلے بجٹ میں ہمیں یہ فنڈز دیئے جائیں۔ میری آخری گزارش ہے کہ جھنگ شور کوٹ ایک خونی اور قاتل روڈ کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ وہاں پر ٹریفک کی intensity بہت بڑھ گئی ہے۔ روزانہ بے شمار حادثات ہو رہے ہیں لہٰذا اس سڑک کی rehabilitation اور اسے دو رویہ بنانے کے لئے معزز وزیر خزانہ بجٹ میں رقم مختص کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب سردار عامر نواز خان چانڈیا بات کریں گے۔

جناب محمد عامر نواز خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ سب سے پہلے میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ دو دن پہلے آپ نے تمام معاملات احسن انداز سے چلائے ہیں۔ اس کے بعد میں ایوان میں 16 تاریخ کو ہونے والے واقعہ کی پُرزور مذمت کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد عامر نواز خان! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

جناب محمد عامر نواز خان: جناب سپیکر! میں معزز وزیر خزانہ کو ان مشکل حالات میں پنجاب کا عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ صوبہ اس وقت جن مالی مشکلات کا شکار

ہے یہ مشکلات پی ٹی آئی کی حکومت کو ورثہ میں ملی ہیں۔تاہم اس معزز ایوان کو پی ٹی آئی کی حکومت یقین دلاتی ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ مالی مشکلات پر قابو پالیں گے۔

جناب سپیکر!اس بجٹ میں عوام کے مسائل مقامی سطح پر حل کرنے کے لئے پی ٹی آئی حکومت نے لوکل گورنمنٹ کا نظام دینے کے لئے فنڈز رکھے ہیں جو کہ انتہائی خوش آئند بات ہے۔ماضی کی حکومتوں کے برعکس پی ٹی آئی کی حکومت نے سابقہ حکومت کی ongoing سکیموں کو بھی بجٹ میں شامل کیا ہے۔میرا تعلق پنجاب کے آخری ضلع رحیم یار خان کی تحصیل لیاقت پور سے ہے۔ ضلع رحیم یار خان کی آبادی اس وقت پچاس لاکھ ہے جبکہ لیاقت پور جو کہ ضلعی ہیڈکوارٹر سے سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اس کی آبادی دس لاکھ ہے۔قیام پاکستان سے لے کر آج تک ضلع رحیم یار خان میں کوئی نیا ضلع یا نئی تحصیل نہیں بنائی گئی۔زمینی فاصلے کے لحاظ سے ضلعی ہیڈکوارٹر سے سو کلومیٹر دُور تحصیل لیاقت پور رقبہ،آبادی اور فاصلے کے لحاظ سے بڑی تحصیل ہے لہٰذا اسے ضلع کا درجہ دیا جائے جو کہ وقت کی عین ضرورت ہے۔

جناب سپیکر!میرے حلقے پی پی-256 میں ایک طویل عرصہ سے سب تحصیل خان بیلہ کام کر رہی ہے اس کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔خان بیلہ سب تحصیل جو کہ ایل بی روڈ پر واقع ہے وہاں پر بائی پاس نہ ہونے کی وجہ سے روزانہ حادثات ہوتے ہیں اور اس سے کئی اموات بھی ہو چکی ہیں۔خان بیلہ تحصیل کو کے ایل بی روڈ کا پاس بائی دیا جائے اور وہاں پر ریسکیو 1122 کا دفتر بھی قائم کیا جائے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر:گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جی، چانڈیا صاحب!

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب محمد عامر نواز خان: جناب سپیکر! چونکہ ان کے زخم بہت گہرے ہیں یہ ابھی چلائیں گے ان کو چلانے دیں ہمیں صبر و تحمل سے کام لینا ہے۔ میرے حلقہ کی 3 لاکھ 70 ہزار آبادی ہے اس آبادی کے لئے بوائز ڈگری کالج نہ ہے مہربانی فرما کر میرے حلقہ کو ایک بوائز ڈگری کالج اور ایک گرلز ڈگری کالج دیا جائے تاکہ ہمارے بچے جو جنوبی پنجاب میں رہتے ہیں ان کو اپر پنجاب کی طرح تعلیم کا حق مل سکے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات صحت کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں۔ میری تحصیل لیاقت پور سے ڈی ایچ کیو شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان اور ڈی ایچ کیو بہاولپور دونوں سو کلومیٹر دور ہیں ہمیں ٹی ایچ کیو لیاقت پور میں کارڈک بلاک دیا جائے۔ آر ایچ سی سب تحصیل خان بیلہ میں 100 بیڈز کا اضافہ اور ڈاکٹروں کی مزید دو سیٹیں create کی جائیں۔

جناب سپیکر! پنجاب میں کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ کے سسٹم کو تبدیل کرکے خیبر پختونخوا طرز کا سسٹم دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چانڈیا صاحب! wind up کریں آپ کا ٹائم ختم ہو چکا ہے۔

جناب محمد عامر نواز خان: جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے پسماندہ علاقے کے ممبر کو وقت دینے کا بہت شکریہ، مہربانی۔(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ آپ پر بہت جلدی اثر ہو گیا ہے۔ سردار احمد علی خان دریشک!

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے پنجاب میں بہت اچھا پہلا بجٹ پیش کیا ہے جس پر میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور اپنے چیف منسٹر جناب عثمان احمد خان بُزدار کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ نیا پاکستان جس کی بنیاد ہم نے رکھی ہے پچھلی دفعہ بھی میں اس اسمبلی میں ایم پی اے رہا ہوں لیکن میرے حلقہ میں ایک بھی اینٹ نہیں لگائی گئی اور حلقہ میں کوئی ترقیاتی کام نہیں کروایا گیا۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں بارہا بولتا رہا ہوں کہ بھلے مسلم لیگ (ن) کا وہ نمائندہ جو مجھ سے الیکشن ہارا ہے آپ اسی سے افتتاح کروالیں، اسی کو کہیں کہ وہ حلقہ کے اندر جا کر ترقیاتی کام کروا دے لیکن مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میرے حلقہ میں پورے پانچ سالوں میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ مجھے صرف اس بات کا یقین دلایا جائے کہ کیا میرے حلقہ کی بچیاں پانی بھرنے کے لئے میلوں دور تو نہیں جائیں گی؟ ان پانچ سالوں میں ہم نے نئے پاکستان کی بنیاد رکھنی ہے۔ میرے حلقہ میں فورٹ منرو، سخی سرور، رونگھن، چوٹی بالا، ماموری، ڈگر چٹ پائیگاں، کھاکھی، حاجی غازی، گدائی غربی اور گدائی شرقی یہ وہ یونین کونسلیں ہیں جہاں پر پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔ فورٹ منرو، رونگھن، چوٹی بالا اور tribal area کے لوگ تلاب بناتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں بارش دے دے تاکہ ہمارے یہ تالاب بھر جائیں۔ ان تالابوں سے جانور اور انسان اکٹھے پانی پیتے ہیں۔

جناب سپیکر! پاکستان کو بنے ہوئے 70 سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ ہمارے نمائندے 70 سال سے منتخب ہو کر ان اسمبلیوں میں بیٹھتے رہے ہیں لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم 70 سالوں میں اپنے حلقہ کو پینے کا پانی تک نہیں دے سکے۔ میں نئی حکومت سے امید کرتا ہوں جس نے نئے پاکستان کی بنیاد رکھی ہے کہ آئندہ میرے حلقہ میں لوگ میلوں دور جا کر پانی نہیں بھریں گے بلکہ ان کے گھروں میں صاف پانی میسر ہوگا۔

جناب سپیکر! حلقہ پی پی-290 جہاں سے میرا تعلق ہے وہاں کوئی کالج نہیں ہے، وہاں کوئی ہائر سیکنڈری سکول نہیں ہے اور بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ڈیرہ غازی خان ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے۔ ہمارا ضلع 28 لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے اور وہاں صرف ایک ڈگری کالج ہے۔ یہاں پر معزز وزیر خزانہ موجود ہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ میرے ضلع اور حلقہ میں کالجز بنائے جائیں۔ آپ خود سوچیں کہ جب 28 لاکھ کی آبادی میں صرف ایک ڈگری کالج ہوگا تو پھر بچے کہاں پڑھنے جائیں گے؟

جناب سپیکر! رونگھن کا علاقہ وہ علاقہ ہے، آپ لوگوں نے شاید بغل چور سنا ہوگا جہاں سے یورینیم نکلتا ہے وہ رونگھن کا علاقہ میرے حلقہ کا حصہ ہے۔ آج ہمارا ملک سپر پاور بن چکا ہے اور اس رونگھن کے علاقے میں جب میں جاتا ہوں تو لوگ مجھے کہتے ہیں کہ اگر ہم نمک کا پیکٹ لینے کے لئے جب نیچے جاتے ہیں تو ہمیں تین دن لگ جاتے ہیں۔ رونگھن کے علاقے میں کوئی سڑک اور ہسپتال موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں خود جب اپنے حلقہ کے لوگوں کو ملنے جاتا ہوں تو اونٹوں کی سواری کرتا ہوں، پیدل جاتا ہوں اور موٹر سائیکل پر سفر کر کے جاتا ہوں۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں سے آج ہمارا ملک سپر پاور بنا ہے لیکن اس علاقے کو پچھلی حکومتوں نے اتنا پسماندہ رکھا کہ وہاں پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے، سکول میسر نہیں ہیں، ہسپتال میسر نہیں ہیں، بجلی میسر نہیں ہے اور کسی قسم کی کوئی بنیادی سہولیات میسر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! وہاں پُر امن وامان کی صورتحال بالکل ابتر ہو چکی ہے۔ وہاں پر آئے روز ڈکیتیاں ہوتی ہیں اور گن پوائنٹ پر موٹر سائیکل چھینی جاتی ہیں۔ خدارا امن وامان کی صورتحال پر focus کیا جائے اور اسے بہتر بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! wind up کریں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ میں اپنی بات ختم کروں گا۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان کے حوالے سے مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہاں پر ہماری عورتیں سڑکوں کے اوپر بچوں کو جنم دیتی ہیں۔ وہ سڑکوں پر بچوں کو کیوں جنم دیتی ہیں کیونکہ وہاں پر بیڈز نہیں ہیں، وہاں پر ڈاکٹروں کی سہولیات نہیں ہیں۔ بلوچستان سے مریض ڈیرہ غازی خان ہسپتال میں آتے ہیں، راجن پور سے وہاں مریض آتے ہیں اور تمام قریبی علاقوں سے مریض وہاں آتے ہیں لیکن وہاں پر زچگی کے وارڈ میں صرف بیس بیڈز ہیں۔ ہماری عورتیں بیڈز اور ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے سڑکوں پر بچوں کو جنم دے رہی ہیں۔ مجھے اس بات کا یقین دلایا جائے کہ ان پانچ سالوں میں پھر کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ ہماری بچیاں سڑکوں کے اوپر بچوں کو جنم دیں۔

جناب سپیکر! میں specially یونین کونسل سخی سرور کا ذکر کروں کہ وہاں پر 80 ہزار کی آبادی پر صرف ایک سول ڈسپنسری ہے جو کہ 2:00 بجے بند ہو جاتی ہے۔ میری گزارش ہو گی

کہ اس ڈسپنسری کو آر ایچ سی کا درجہ دلوایا جائے۔ یونین کونسل سخی سرور سے جب لوگ چالیس کلو میٹر سفر کر کے ڈیرہ غازی خان دھکے کھا کر آتے ہیں اور ان کو ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں بیڈ نہیں ملتا تو ان کی آدھی جان تو ادھر ہی نکل جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں ٹرائیبل ایریا آتا ہے۔ میں آپ سے اور اس ایوان سے request کروں گا کہ ٹرائیبل ایریا کا کوٹا مختص کیا جائے۔ میڈیکل کالج، غازی یونیورسٹی اور اسی طرح گورنمنٹ نوکریوں میں ٹرائیبل ایریا کا خاص طور پر کوٹا مختص کیا جائے۔ وہاں پر ٹی ایم اے کے ملازمین جن کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں کو کافی عرصے سے وقت پر تنخواہیں نہیں ملتیں خدارا ان کی تنخواہیں proper بحال کی جائیں تاکہ ان کے چھوٹے معصوم بچے جو کہ آس لگائے بیٹھے ہوتے ہیں کہ آج ہمارا والد تنخواہ لے کر آئے گا پھر ہم سودا سلف لیں گے اور آج ہم آرام سے کھائیں گے لیکن جب ان کا والد آتا ہے تو وہ ان بچوں کو دیکھ کر شرمندہ ہو جاتا ہے کہ مجھے آج بھی تنخواہ نہیں ملی۔ ہمارے ضلع ڈی جی خان سے بہت سے لوگ غیر ملک مقیم ہیں۔ ڈی جی خان ائرپورٹ سے پچھلے کچھ دنوں کے لئے انٹرنیشنل فلائٹس شروع کی گئی تھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ کے پاس last one minute ہے۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! لیکن اس کے بعد بند کر دی گئیں لہٰذا وہاں پر انٹرنیشنل فلائٹس شروع کی جائیں تاکہ ہمارے علاقے کے لوگوں کو کراچی نہ جانا پڑے۔ میں اپنی بات کو ختم کروں گا۔ پچھلے پانچ سال ہم بھی اپوزیشن میں رہے ہیں لیکن ہم نے آپ کے سامنے جو boundary پر grill لگی ہوئی ہے ہم نے کبھی اس grill کو cross نہیں کیا۔ مجھے اپوزیشن کی حرکات پر بہت افسوس ہو رہا ہے اور ان کو سوائے کورم کی نشاندہی کرنے کے اور کوئی کام نہیں رہ گیا لگتا ہے یہ پانچ سال صرف کورم کی نشاندہی ہی کرتے رہیں گے اور ہم انشاءاللہ یہاں اسمبلی میں اپنا کورم پورا کر کے بیٹھیں گے۔ میں ایک شعر کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔

وہ عرش کا چراغ ہے، میں اس کے قدموں کی دُھول ہوں
اے زندگی گواہ رہنا میں عاشق رسولؐ ہوں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you very much. The House is adjourned till 23rd October2018 to meet at 11am.